Regd No. L. 5254
249
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا
تار کا پتہ:- الفضل لاہور
ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹
لاہور
روزنامہ
الفضل
شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "
یوم - یک شنبہ
فی پرچہ ۱
۱۵ ربیع الاول ۱۳۷۱ھ
جلد ۳۹/۵ | ۱۶ فتح ۱۳۳۰ ہش ۱۶ دسمبر ۱۹۵۱ء | نمبر ۲۸۷

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۵ دسمبر۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ اب بیٹھنا بھی شروع کر دیا ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ÷

مصری اور برطانی وزرائے خارجہ کی ملاقات

قاہرہ ۱۵ دسمبر۔ برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ایڈن آئندہ ہفتہ پیرس میں مصر کے وزیر خارجہ صلاح الدین پاشا سے ملاقات کریں گے۔ اس امر کا ابھی پتہ نہیں چل سکا کہ مصر کا قضیہ طے کرنے کے بارے میں دونوں کس بنیاد پر بات چیت کریں گے۔ کل رات لنڈن میں مصری سفیر ابو الفتح امر پاشا نے مسٹر ایڈن سے ۵۰ منٹ تک ملاقات کی۔ اس ملاقات کے بعد انہوں نے برطانیہ سے اپنی روانگی ملتوی کر دی۔ وہ قاہرہ

کوریا میں عارضی صلح کی نگرانی سے متعلق اقوام متحدہ کے وفد نے کمیونسٹوں کی نئی تجاویز مسترد کر دیں

ٹوکیو ۱۵ دسمبر۔ کوریا میں پن منجم کے مقام پر عارضی صلح کے متعلق اقوام متحدہ اور کمیونسٹوں کے درمیان جو بات چیت ہو رہی ہے۔ آج اس میں اقوام متحدہ کے نمائندوں نے عارضی صلح کی نگرانی سے متعلق کمیونسٹوں کی نئی تجاویز مسترد کر دیں۔ اقوام متحدہ کے اعلیٰ نمائندے نے کہا ہے میرا وفد بات چیت جاری رکھنے کیلئے تیار ہے بشرطیکہ کمیونسٹ بھی مفاہمت کے جذبہ کے ماتحت بات چیت کرنے پر آمادہ ہوں۔

یاد رہے کمیونسٹوں کی تجاویز میں کہا گیا تھا کہ عارضی صلح کے معاہدے پر دستخط ہونے کے بعد ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر طرفین کی طرف سے لڑائی فوراً بند کر دی جائے نیز ۷۲ گھنٹے کے اندر اندر ۲½ میل کے غیر فوجی علاقے سے تمام فوجیں ہٹالی جائیں۔ اس کے بعد پانچ دن کے اندر اندر ملحقہ جزائر اور سمندروں سے تمام فوجیں واپس بلانے کا انتظام کیا جائے۔ پھر طرفین اس بات پر رضامندی کا اعلان کریں۔ کہ وہ کوریا میں مزید فوجیں اور سامان حرب وغیرہ نہیں لائیں گے۔ البتہ دونوں کو غیر جانبدار نگرانی کے تحت ہر ماہ پانچ ہزار فوج باری باری تبدیل کرنے کی اجازت ہوگی۔ اقوام متحدہ کے وفد کے نزدیک یہ تجاویز بہت مبہم ہیں۔ اور ان میں اقوام متحدہ کے نقطۂ نگاہ کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ جنگی قیدیوں کے تبادلے کے لئے جو سب کمیٹی بات چیت کر رہی ہے۔ آج پھر اس کا اجلاس ہوا کمیونسٹ قیدیوں کے بارے میں معلومات بہم پہونچانے اور بین الاقوامی ریڈ کراس کے نمائندوں کو قیدیوں کے کیمپ دیکھنے کی اجازت دینے سے انکاری ہیں۔ امریکہ نے کہا ہے کہ اگر وہ قیدیوں کے اعداد و شمار کے بارے میں صحیح صحیح معلومات بہم پہونچانے پر تیار ہو گئے۔ تو امریکہ بھی تمام کمیونسٹ قیدی رہا کرنے پر آمادہ ہو جائے گا۔

پشاور ۱۵ دسمبر۔ نئی مسلم لیگ پارلیمانی پارٹی کے لیڈر خان عبد القیوم خان نے آج کابینہ کی تشکیل کے بارے میں گورنر سرحد عزت مآب خواجہ شہاب الدین سے طویل ملاقات کی

لیبیا کی آزاد و خود مختار مملکت معرض وجود میں آ گئی

طرابلس ۱۵ دسمبر۔ آج رات لیبیا کی آزاد و خود مختار مملکت معرض وجود میں آ گئی۔ اقوام متحدہ کے فیصلہ کے مطابق اس کی آزادی کے لئے یکم جنوری ۱۹۵۲ء کی تاریخ مقرر کی گئی تھی۔ لیکن اب اس تاریخ سے ۱۵ دن قبل ہی انتقال اقتدار کی رسم ادا کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے یہ نئی آزاد و خود مختار مملکت سرانیکا۔ طرابلس اور فیضان کے تینوں صوبوں پر مشتمل ہوگی۔ اور لیبیا کے مشہور لیڈر امیر ادریس السنوسی اس کے حاکم اعلیٰ ہوں گے۔ لیبیا کا رقبہ ۸ لاکھ ۱۰ ہزار مربع میل ہے۔ اور آبادی دس لاکھ نفوس پر مشتمل۔ گزشتہ جنگ سے قبل یہ علاقہ اٹلی کے مقبوضات میں شامل تھا۔ جنگ کے بعد اقوام متحدہ میں اس کے مستقبل کا معاملہ زیر بحث آیا۔ جس میں پاکستان کی طرف سے وزیر خارجہ آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے نہایت ““

““ نمایاں حصہ لیا۔ اور اس کی آزادی کی حمایت میں اتنی زوردار آواز بلند کی۔ کہ مغربی طاقتیں اس پر اپنا قبضہ برقرار رکھنے کے منصوبوں میں کامیاب نہ ہو سکیں۔ چنانچہ فرانس اور برطانیہ کے عارضی انتداب کے ساتھ ہی اسکو یکم جنوری ۱۹۵۲ء تک خود مختار مملکت بنانے کا فیصلہ کیا گیا اس فیصلے پر عملدرآمد کے لئے اقوام متحدہ نے ایک کمشنر مقرر کیا تھا ÷

اقوام متحدہ پر اعتماد میں تزلزل

مراقش کے ساتھ ناانصافی کی مذمت

کراچی ۱۵ دسمبر۔ مؤتمر عالم اسلامی کے سیکرٹری مسٹر انعام اللہ خان نے اقوام متحدہ کے اس فیصلے پر نکتہ چینی کی ہے کہ مراقش کا مسئلہ جنرل اسمبلی کے ایجنڈے میں شامل نہ کیا جائے۔ انہوں نے کہا ہے کہ جنرل اسمبلی نے فرانس کا یہ مطالبہ مان کر اس اعتماد کو شدید صدمہ پہنچایا ہے۔ جو دنیا کے انصاف پسند باشندوں نے خوش فہمی سے کام لیتے ہوئے اس پر کیا تھا۔ ایسے حالات میں جبکہ مظلوم قوموں کے مسائل کو بڑی طاقتوں کے کہنے پر زیر بحث نہ لایا جائے۔ دنیا کے انصاف پسند باشندوں کے اعتماد کا متزلزل ہونا یقینی امر ہے ÷

شہری اور دیہی تعلیم کے مسائل

کراچی ۱۵ دسمبر۔ وزیر تعلیم مسٹر فضل الرحمٰن نے آج اقوام متحدہ کے تعلیمی سائنسی اور ثقافتی ادارے کے وفد کو پاکستان کے شہری اور دیہی تعلیم کے مسائل سے آگاہ کیا وفد کے ممبران آج ان کے ساتھ ایک گھنٹے تک تبادلہ خیالات کرتے رہے۔

وزارتی پیمانہ پر بین المملکتی کانفرنس طلب کیجائے

بازیابی کی موجودہ رفتار غیر تسلی بخش ہے (صادق حسن)

لاہور ۱۵ دسمبر۔ اغوا شدہ خواتین کی بازیابی کمیٹی کے صدر شیخ صادق حسن نے آج اخبار نویسوں کی ایک کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اس امر کا اعلان کیا کہ وہ بازیابی کی رفتار سے مطمئن نہیں ہیں انہوں نے کہا یہ انتہائی اہم مسئلہ دونوں حکومتوں کی فوری توجہ کا مستحق ہے۔ ضروری ہے کہ وزارتی پیمانہ پر ایک بین المملکتی کانفرنس طلب کر کے اس بارے میں جرأت مندانہ فیصلے کئے جائیں۔ اور پھر ان فیصلوں پر پوری طرح عمل کر کے بازیابی کے کام کو کم سے کم عرصہ میں پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے۔ انہوں نے پنجاب پولیس حکومت آزاد کشمیر مہارانی آف پٹیالہ اور مس سارا بائی کے تعاون اور کوششوں کو بہت سراہا اور بالخصوص آزاد کشمیر اور مغربی پنجاب میں بازیابی کے کام پر اطمینان کا اظہار کیا۔ (اسٹاف رپورٹر)

امریکہ کے خلاف روس کی نئی شکایت

پیرس ۱۵ دسمبر۔ جنرل اسمبلی نے روس کی اس شکایت پر غور کرنا منظور کر لیا ہے۔ کہ امریکہ روس اور مشرقی یورپ کے ممالک میں تخریبی عناصر کو مالی مدد دینے کے لئے بڑی بڑی رقمیں خرچ کر رہا ہے۔ اس شکایت کے بارے میں امریکی نمائندے نے کہا ہے کہ امریکہ نے اپنے تحفظ کے لئے جو جائز اور ضروری اقدامات کئے ہیں۔ اس شکایت میں انہیں غلط طور پر پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے امریکہ نے اس سلسلے میں آج تک کوئی ایک قدم بھی ایسا نہیں اٹھایا جو اقوام متحدہ کے منشور کے خلاف ہو۔

پنچن لامہ تبت واپس آ رہے ہیں

لاسہ ۱۵ دسمبر۔ پنچن لامہ تبت کے دار الحکومت لاسہ واپس آ رہے ہیں۔ وہ تبت میں روحانی پیشوا کے طور پر اپنے فرائض سرانجام دیں گے۔ ان کے آنے پر دلائی لامہ کی حیثیت صرف سیاسی پیشوا کی رہ جائے گی۔ پنچن لامہ اس وقت شمال مغربی چین میں مقیم ہیں۔

انڈسٹریل پلاننگ کمیٹی کی سفارشات

لاہور ۱۵ دسمبر۔ پنجاب کی "صنعتی منصوبہ بندی کمیٹی" کے صدر شیخ صادق حسن نے آج اخبار نویسوں سے ایک ملاقات کے دوران میں بتایا کہ کمیٹی نے اپنی سفارشات ایک رپورٹ کی شکل میں مرتب کر لی ہیں۔ یہ سفارشات آئندہ ہفتہ غور و خوض کے لئے حکومت کو پیش کر دی جائیں گی ÷
(اسٹاف رپورٹر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۵۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا
ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

تحریک جدید کے جہاد کبیر میں مجاہدین کو اپنے امام کی آواز پر غیر معمولی اور نمایاں اضافے

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا ٭ بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان ۳۰ر نومبر ۱۹۵۱ء میں فرما چکے ہیں کہ ——— "احباب یہ مدنظر رکھیں۔ کہ

اگلے سال کے وعدے وہ نمایاں اضافہ کے ساتھ پیش کریں

اور آگے قدم بڑھانے کی کوشش کریں۔ یہ غلط طریق جو اختیار کیا گیا تھا۔ کہ وعدے اوپر سے نیچے آنے شروع ہو گئے تھے۔ اسکو دور کیا جائے اور دوست اپنے وعدوں میں نیچے سے اوپر کی طرف جائیں۔ اور اپنے وعدوں میں زیادتی کریں

ایک اور سخت روک!

جو ہمارے رستہ میں پیدا ہو گئی ہے دوست اس کو بھی مدنظر رکھیں۔ اور وہ یہ کہ اب ہندوستان کا روپیہ ہمارے پاس نہیں آ رہا۔ ہندوستان کے وعدے چھتیس ۳۶ ہزار کے وعدے تھے۔ جن میں سے ایک پیسہ بھی ہمیں نہیں مل سکتا۔ ساری دنیا سے روپیہ آ جاتا ہے۔ اور ان کے وعدے یہاں پہنچ جاتے ہیں۔ لیکن ہندوستان سے روپیہ نہیں آ سکتا۔ اس کے علاوہ قادیان میں بھی روپیہ کی ضرورت ہے۔ پس چھتیس ۳۶ ہزار کی تو اس طرح کمی آ گئی۔ درحقیقت ہندوستان کے وعدوں کو نکال کر

دو لاکھ ستائیس آمد

پہلے دور کی رہ جاتی ہے۔ اور ہمارا بجٹ ساڑھے چار لاکھ کا ہے۔ پس کچھ تو وعدوں کے لحاظ سے کمی ہوتی ہے۔ اور کچھ ہندوستان سے روپیہ نہ پہنچ سکنے کی وجہ سے کمی ہوتی ہے۔ ہمیں اس سال کوشش کرنی چاہیئے کہ

ہندوستان کے وعدوں کے لحاظ سے

ہمارے چندوں میں جو کمی ہوئی ہے۔ اس کو بھی پورا کریں۔ اور افراد کی سستی اور غفلت نے جو کمی پیدا کی ہے۔ اس کو دور کریں اور پھر

پاکستان اور بیرونی دنیا

کے وعدوں کو زیادہ سے زیادہ بلند کریں۔ یہاں تک کہ یہ وعدے اس حد تک پہنچ جائیں۔ جس حد تک چودھویں سال میں تھے۔ بلکہ ہمیں تو یہ کوشش کرنی چاہیئے۔

چودھویں سال میں اگر دو لاکھ تراسی ہزار

کے وعدے آئے تھے۔ تو اب ہمارے وعدے

تین لاکھ سے بھی اوپر

نکل جائیں اور ساتویں سال کی جماعت اپنے وعدوں کو بڑھا کر اڑھائی لاکھ تک پہنچا دے۔ درحقیقت سیدھی بات تو یہ ہے۔ کہ یہ

خدا تعالیٰ کا کام

ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے ہی کرنا ہے۔ ہمیں اگر خدمت کی توفیق ملتی ہے۔ تو اس کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا فضل ہم پر نازل ہو رہا ہے۔ اور ہمیں اس کی رضا حاصل ہے"

تحریک جدید کا ہر مجاہد جو پہلے سے شامل ہے۔ اسے سمجھنا چاہیئے۔ کہ مجھے تحریک جدید کے اٹھارہویں سال میں اپنا وعدہ اپنے اوپر تنگی سہتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنے امام کے حضور نمایاں اضافہ سے پیش کرتا ہے۔ تاکہ تحریک جدید کے دفتر اول کے اٹھارہویں سال کے تین لاکھ سے اوپر نکل جائیں۔ وہ مجاہد جو دفتر دوم کے ساتویں سال میں شامل ہیں۔ وہ کوشش کریں۔ اور اپنے وعدے نمایاں زیادتی کے ساتھ آٹھویں سال میں پیش کر کے اڑھائی لاکھ تک پہنچائیں۔ اور جو احباب اب نئے شامل ہوں۔ وہ بھی دفتر دوم میں پہلے سال میں شامل ہو کر اپنی آمد اور مالی طاقت کے مطابق وعدہ کر کے ادا کریں۔ چنانچہ

(۱) دفتر اول کے مجاہد میاں محمد یوسف صاحب سابق کیرٹ سیمنٹ سے جو اب اپنے عہدہ سے ریٹائر ہو چکے ہیں۔ اور گذشتہ سالوں میں بھی اپنے اور متعلقین کی طرف سے اضافہ کے ساتھ ہر سال بڑھاتے آتے ہیں۔ انہوں نے اپنی ملازمت کے ایام میں جو رقم راہ خدا میں دیتے تھے اس کو ہی برقرار رکھتے ہوئے گذشتہ سال ۳۳۵/- دیتے۔ اب حضور کا خطبہ پڑھ کر باوجود ملازمت سے ریٹائر ہونے کے اسے ڈبل یعنی ۶۷۰/- روپے حضور کے پیش کیا مجز اھم اللہ احسن الجزاء۔

(۲) شیخ احمد علی صاحب ریلوے اسٹیشن بسال ۲۵۰/- کا ہے۔ یہ وعدہ غیر معمولی اور نمایاں اضافہ کے ساتھ ہے۔ وہ مجاہد جو ریلوے میں ملازم ہیں اور ان کے وعدے کم رہے ہیں وہ ان کی مثال سے اس سال میں غیر معمولی اضافہ کر کے اللہ تعالےٰ کا فضل حاصل کریں۔

(۳) صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب قادیان سے حضور کی خدمت میں لکھتے ہیں کہ: "حضور امسال گذشتہ سال یعنی سال ۱۷ کا وعدہ تحریک جدید دو صد روپیہ تھا۔ بعد میں مزید سات روپیہ ادا کئے۔ گویا دو صد سات روپیہ چندہ تحریک جدید ادا ہو گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک حمداً کثیراً۔ حضور میں اٹھارھویں سال کے لئے تین صد روپیہ کا وعدہ کرتا ہوں اور اپنے رب سے امید رکھتا ہوں کہ جس طرح اس نے گذشتہ سالوں میں چندوں کو وقت پر اضافہ کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق بخشی اسی طرح وہ اب بھی میری مدد کرے گا۔ اور غیب سے ایسے سامان پیدا کر دے گا جو چندہ کے ادا کرنے میں ممد ہوں گے۔" ہندوستان کی تمام جماعتیں صاحبزادہ صاحب کی مثال کے مطابق اپنے نمایاں اور غیر معمولی اضافہ کے ساتھ اپنے امام کے حضور جلد سے جلد پیش فرمائیں۔ کوشش کریں کہ ہندوستان کی تمام جماعتوں کے وعدے ۳۱ر دسمبر تک پیش ہو جائیں یا کم از کم اس کا ۲/۳ حصہ پیش ہو جائے۔

(۴) جماعت بورنیو شمالی۔ جماعت بورنیو کا وعدہ اکتیس مجاہدین کا ۱۲۷۴ ڈالر کا ہے اس میں سب سے بڑی رقم ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب کی ہے جو ۱۷۰۵ ڈالر ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف پہلے سال سے اضافہ کرتے چلے آ رہے ہیں اور گذشتہ اور اس سال میں نمایاں اور غیر معمولی اضافہ کر کے ۱۹۱۷/- روپیہ ہے اس میں سے ایک ہزار ڈالر ادا بھی کر دیا ہے جزاکم اللہ احسن الجزاء

کے عبد القادر صاحب ۱۲۵ ڈالر۔ کے محمد یحییٰ ۱۲۵/- ڈالر اور سلیم شاہ صاحب کا ۵۵/- ڈالر سکر بیاں ۳۲۔ کے سی میدینی ۳۲ ڈالر۔ ان کے علاوہ باقی اسی ملک کے دوستوں نے وعدے کئے ہیں۔ جو اضافہ کے ساتھ ہیں۔

بیرونی ممالک کی جماعتیں تحریک جدید کے وعدوں کو غیر معمولی زیادتی کے ساتھ اپنے امام کے حضور جلد سے جلد پیش کریں یاد رہے کہ بیرونی ممالک کی ہر ایک جماعت سے خواہ وہ کسی ملک کی ہو۔ ان کے وعدوں کی فہرستیں مکمل ہو کر حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش ہونا ضروری ہیں۔ گذشتہ سال میں بعض جماعتوں نے فہرست مکمل ارسال کرنے میں لاپرواہی سے کام لیا۔ اس سال میں ان کو چستی اور مستعدی سے مکمل فہرست پیش کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

جماعت کراچی کی حضرت اقدس کے حضور ایک "تار" پیش ہوئی ہے۔ اس تار کی نقل وکیل المال تحریک جدید ربوہ کو بھی آئی ہے۔ اس میں ۲۸۵۰۰ کے وعدوں کی پہلی قسط ہے۔ اور فہرست مکمل آ جائے گی۔ لیکن وہاں سے ۱۷ مجاہدین کی ایک ایسی فہرست حضور کے پیش ہو کر موصول ہوئی۔ کہ جنہوں نے دفتر اول اور دفتر دوم میں غیر معمولی اور شاندار اضافہ کیا ہے۔ اور ان کا ایک معتد بہ حصہ ادا بھی ہو گیا۔ نمایاں اور غیر معمولی اضافہ کرنے والے احباب کے نام آئندہ اخبار میں دیئے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(وکیل المال تحریک جدید)

درخواست دعا

ہماری دوسری ہمشیرہ درد پتہ میں عرصہ سے مبتلا تھی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے نتیجہ میں آج عزیزہ کا نہایت ہی کامیاب اپریشن ہوا۔ اور پتھری کے سینکڑوں باریک ذرے برآمد ہوئے۔ عزیزہ تکلیف میں مبتلا ہے۔ اور کمزور ہے۔ احباب درد دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے محفوظ رکھ کر جلد شفا کامل بخشے آمین۔

احقر ان فضل الرحمٰن محمد اقبال پراچہ از لاہور

اعلیٰ تعلیم کے لئے انگلستان کو روانگی

جناب شیخ مسعود احمد رشید صاحب سپرنٹنڈنگ انجنیئر محکمہ انہار کے دوسرے صاحبزادے شیخ خلیل احمد رشید صاحب ہوائی جہازوں کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے انگلستان تشریف لے گئے ہیں احمدی بہنوں اور بھائیوں سے درخواست ہے۔ کہ وہ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ انکی حفاظت کرے اور کامیابی کے ساتھ بخیریت واپس لائے۔ نیک خادم دین اور ملک و ملت کے لئے مفید وجود بنا سکے آمین۔

بقیہ لیڈر صفحہ ۳ سے آگے

دستور بنایا گئی۔ تو وہ ملک میں فتنہ و فساد کا باب کھول دیگی اس لئے ہمیں یقین ہے۔ کہ حکومت ان فرقہ پرست مولویوں کی ملمع سازیوں سے فریب میں نہیں آئے گی۔ اور ایسا دستور بنائے گی۔ جس میں تمام مسلمان کہلانے والے فرقے یکساں طور پر آزادی سے اپنے اپنے مذہب کی تبلیغ و اشاعت کر سکیں۔ اور کسی فرقہ کو محض چند مولویوں کی سازش سے اقلیت قرار دے کر اسلام سے خارج نہ کیا جا سکے۔ لہٰذا جناب امین احسن صاحب اصلاحی نے جو "فقہی اختلافات کا حل" پیش کیا ہے۔ وہ اس سوئے ہوئے فتنہ کو از سر نو جگانے کے مترادف ہے۔ جس کو مسلم لیگ کے ہمہ گیر اصول کسی حد تک دبانے میں بمشکل کامیاب ہو سکے ہیں۔ یہ اختلافات کا حل نہیں ہے۔ بلکہ ان کی گتھی میں اور الجھنیں ڈالنا ہے۔

روزنامہ —— الفضل —— لاہور

مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۹۵۱ء

فیصلہ کون کرے گا؟

(۲)

کل ہم نے عرض کیا تھا کہ پاکستان کے تمام مسلمان دل سے چاہتے ہیں۔ کہ یہاں اسلامی قانون کے مطابق حکومت ہو۔ اور جو دستور بنایا جائے وہ اسلامی قانون کے مطابق بنایا جائے۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اور نہ اس کے متعلق دو رائیں ہیں۔ مگر ساتھ ہی ہم نے یہ بھی عرض کیا تھا۔ کہ جو ملا ٹائپ کے لوگ اسلامی قانون کا سب سے بلند نعرہ لگا رہے ہیں۔ وہی دستور سازی کے راستہ میں بھی حائل ہیں۔ کیونکہ وہ چاہتے تو یہ ہیں۔ کہ قرآن و سنت کی جو توجیہات وہ کرتے ہیں۔ اس کے مطابق یہاں قانون رائج ہو اور باقی فرقوں کو کچل دیا جائے۔ یا کم از کم انہیں اقلیت قرار دے کر یہاں رہنے کی اجازت دی جائے۔ مگر ظاہر یہ کرتے ہیں کہ فرقوں کے اختلافات اسلامی قانون کے نفاذ میں حائل نہیں ہو سکتے۔ اور ان اختلافات کو یہ کہہ کر ٹال دینا چاہتے ہیں۔ کہ "یہ اختلافات تاویل اور اجتہاد کے اختلافات ہیں یا پھر متاخرین کے غلو اور تعصب کا نتیجہ ہیں۔ اسلامی نظام کی مشین ان کو خود ہی صاف کر دے گی۔ اور اگر یہ مشین تاویل کی غلطیوں اور گمراہیوں کو برداشت نہیں کرے گی تو وہ ان کے مرتکبین کو شہری حقوق دے کر ان کی حفاظت کرے گی"۔

ان لوگوں کو یہ سمجھ نہیں آتی۔ کہ وہ قیاس مع الفارق کا شکار ہیں۔ ان کی دانست میں قرآن کریم اور سنت خود بول بول کر بتائیں گے۔ کہ ہماری حقیقی توجیہہ یہ ہے وہ نہیں ہے جو فلاں فرقہ کرتا ہے۔ بے شک قرآن و سنت میں اسلامی قانون موجود ہے۔ اور یہ بھی درست ہے کہ ان کی بنیادی توجیہہ ایک ہی ہو سکتی ہے۔ مگر سوال تو یہ ہے کہ اس حقیقی توجیہہ کو معلوم کرنے کا ذریعہ کیا ہے۔ قرآن کریم کو ہی لے لیجئے۔ اس بات کو تو جانے دیجئے کہ ایک فرقہ ایسا بھی ہے جو سرے سے موجودہ قرآن کریم کو ہی مکمل نہیں سمجھتا۔ لیکن فرض کیجئے کہ اس بات میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ پھر بھی وہی فرقہ قرآن و سنت کے دوسرے فرقوں سے بالکل متضاد معنے کرتا ہے۔ اور آیات قرآن کی شان نزول سے بلا فصل خلافت کے اصول کا استنباط اس انداز سے کرتا ہے۔ کہ یہی قرآن کریم وہ قرآن کریم ہی نہیں رہتا۔ جو ان مولویوں کے خیال میں در اصل وہ ہے۔

پھر اسی فرقہ کے نزدیک سنت بھی دوسرے فرقوں کی قیاس کردہ سنت سے بالکل متضاد ہے۔

صاف بات یہ ہے کہ فرقہ امامیہ نے تو صاف صاف لفظوں میں واضح کر دیا ہے۔ کہ وہ ایسی حکومت کو جس کا صدر انتخاب کے ذریعہ مقرر ہوتا ہے۔ ہرگز اسلامی حکومت ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ مگر اسلامی حکومت کا بلند بانگ نعرہ لگانے والے یہ مولوی انتخاب کے اصول کو اسلامی حکومت کا بنیادی اصول قرار دیتے ہیں۔ اور لطف یہ ہے کہ دونوں خیال کے لوگ اپنے اپنے عقائد کو قرآن و حدیث ہی سے ثابت کرتے ہیں۔

اب جناب امین احسن صاحب اصلاحی بتائیں کہ وہ کس فرقہ کے عقائد کے مطابق اسلامی دستور بنائیں گے۔ جو اسلامی نظام کی مشین ان کے ذہن میں ہے۔ وہ کن عقائد کے مطابق چلائی جائے گی۔ تاکہ اختلافات کی جھاڑیاں خود ہی کٹ کر الگ ہو جائیں۔ اہل تشیع کہتے ہیں کہ اہل سنت کے متاخرین نے غلو اور تعصب سے اختلافات کی جھاڑیاں اگا دی ہیں۔ اور اہل سنت کہتے ہیں کہ اہل تشیع نے ایسا کیا ہے۔ دونوں میں سے ہر ایک فرقہ کہتا ہے کہ دوسرے نے تاویل کی غلطیاں اور گمراہیاں اختیار کر رکھی ہیں۔ اور وہ خود حقیقی اسلام پر قائم ہے۔ اور دونوں اپنے اپنے عقائد پر اتنی سختی سے قائم ہیں۔ کہ اگر حکومت نے ذرا بھی ایک طرف جھکاؤ ظاہر کیا تو ملک کے طول و عرض میں فتنہ و فساد کے ایسے شعلے بھڑک اٹھیں گے کہ جن کو فرو کرنا ان مولویوں کے بس کا روگ نہیں رہے گا۔

پھر ذرا سوچئے کہ جو تین باتیں آپ نے پیش کی ہیں۔ وہ موجودہ حالات میں کس طرح دستور سازی میں مدد دے سکتی ہیں۔ اگر ان کو مد نظر رکھ کر کوئی دستور بنایا جائے۔ تو ملک کا امن کس طرح قائم رہ سکتا ہے۔ اور کس طرح کوئی اسلامی نظام قائم ہو سکتا ہے؟

تحریر اور تقریر میں تو شائد یہ باتیں بھلی معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن ان تینوں میں سے ایک بھی بات ایسی نہیں ہے جو اسلامی قانون کے مطابق دستور سازی میں عملاً مدد دے سکتی ہے۔ عملاً ایک ذرا سی جنبش بھڑوں کے چھتے کو چھیڑنے کے مترادف ہو گی۔

پھر امین احسن صاحب اصلاحی یہ بھی سمجھتے ہیں کہ اسلام کے نزدیک صرف حق ہی حق ہے۔ اکثریت اور اقلیت کا اس میں کوئی سوال نہیں۔ جب اسلامی حکومت حق ہے تو یہ کہنا کہ مثلاً اکثریت کی فقہ کے مطابق اسلامی نظام قائم کیا جائے۔ اور اس سے انحراف کرنے والوں کو اقلیت قرار دے کر اس کی حفاظت کی جائے کس طرح درست ہو سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اقلیت حق پر ہو۔ اور اکثریت گمراہ ہو۔ سوال تو یہ ہے کہ یہ کون فیصلہ کر سکتا ہے۔ کہ حق پر کون ہے محض کسی فقہ کے ماننے والوں کا اکثریت میں ہونا تو حق کا معیار نہیں سمجھا جا سکتا۔

اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ جب ہر ایک فرقہ اپنے آپ کو حق پر اور دوسروں کو متاخرین کی غلطیوں اور گمراہیوں کی پیداوار خیال کرتا ہے تو جناب امین احسن صاحب اصلاحی کا کیا حق ہے کہ وہ حکومت کو مجبور کریں۔ کہ جو کچھ انہوں نے حق سمجھا ہے وہ اس کے مطابق اسلامی دستور بنائے اور جس کو وہ تعصب اور تاویل کی جھاڑیاں سمجھتے ہیں اس کے مطابق نہ بنائے۔

آخر حکومت کے پاس وہ کونسی کسوٹی ہے جس سے وہ معلوم کرے کہ جناب امین احسن صاحب اصلاحی کا جو اسلامی حکومت کا تصور ہے وہ تو قرآن و سنت کی روح کے مطابق ہے۔ اور وہ حق ہے۔ اور ایک شیعہ کا جو اسلامی حکومت کا تصور ہے وہ تاویل کی غلطیوں اور گمراہیوں کی پیداوار ہے۔ اور اس اختلاف کا باعث شیعہ کی صورت میں تو متاخرین کے غلو اور تعصب کا نتیجہ ہے۔ مگر خود جناب کی صورت میں ایسا نہیں۔ حکومت کو یہ حق کون دے سکتا ہے کہ ایک ایسے ملک میں جس میں مسلمانوں کے بہت سے فرقے آباد ہیں۔ جو اعتقاداً ایک دوسرے کو کافر قرار دے کر واجب القتل سمجھتے ہیں۔ ان میں سے ایک کو حق پر سمجھ کر اس کے اسلامی حکومت کے تصور پر دستور بنائے۔ اور دوسروں کو اقلیت قرار دے کر انہیں اپنے عقائد کی تبلیغ اور دوسروں کو اپنا ہم عقیدہ بنانے سے قانوناً روک دے۔

حیرت ہے کہ ان مولویوں کے ذہن میں اتنی موٹی سی بات بھی نہیں آ سکتی۔ کہ جب پاکستان مسلمانوں کے تمام فرقوں کی متفقہ جدوجہد سے معرض وجود میں آیا ہے۔ تو اب پاکستان کی حکومت کس طرح کوئی ایسا دستور بنا سکتی ہے۔ جو فرقہ پرستی کی بناء پر ملک میں انتشار پھیلانے کا باعث ہو سکتا ہے۔ اور حکومت کا یہ کس طرح حق ہے کہ وہ اسلامی حکومت کے ایک تصور کو دوسرے تصور پر ترجیح دے۔ اہل سنت کی توجیہات کے مطابق قرآن و حدیث سے استنباط کرے۔ اور شیعوں کی توجیہات کے مطابق نہ کرے۔ ایک کو صحیح اسلامی نظام کی مشین سمجھے۔ اور دوسرے کو متاخرین کے غلو اور تعصب کی جھاڑیاں قرار دے جب خود قرآن و سنت جو حق کا معیار سمجھے جاتے ہیں کی توجیہات میں بنیادی اختلافات موجود ہوں۔ تو پھر حکومت کے پاس وہ کونسا معیار ہے۔ جس سے وہ فیصلہ کر کے ایک قسم کی توجیہات کو دستور سازی میں اختیار کر لے۔ اور دوسری قسم کی توجیہات کو رد کر دے۔ کیا حکومت کو الہام ہوتا ہے کہ وہ امین احسن صاحب اصلاحی کے اسلامی حکومت کے تصورات کو تو حق اور شیعوں کے تصورات کو ناحق سمجھے۔ جہاں تک کسی کو اپنے تصورات کی تبلیغ و اشاعت کا سوال ہے۔ جناب امین احسن صاحب اصلاحی کو حق ہے۔ کہ وہ اپنے اعتقادات کو عوام میں پھیلائیں۔ لیکن اپنے اعتقادات کو اس طرح پیش کرنا کہ حکومت ان کو ضرور اپنا لے خواہ قوم میں انتشار پھیلے یا فتنہ و فساد برپا ہو کسی طرح جائز نہیں کہلا سکتا ہم ایسے یکطرفہ اعتقادات کی تبلیغ و اشاعت کا ان کا حق اس لئے تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ہمارے خیال میں یہاں ایسی حکومت ہونی چاہیئے۔ جس میں ہر فرقہ کو اپنے اعتقادات کی تبلیغ و اشاعت کی پوری پوری آزادی حاصل ہو۔ اور کوئی فرقہ حکومت پر ایسا اقتدار نہ قائم کر سکے۔ کہ وہ اپنے اعتقادات کے مطابق حکومت بنا کر دوسرے فرقوں کے اعتقادات پر روکیں اور قدغن لگانے کا موقعہ پائے۔ اگر پاکستان کی حکومت کسی ایک فرقہ کی طرفداری کرے گی۔ اور اس کی توجیہات قرآن و حدیث کے مطابق قانون بنائے گی۔ خواہ اس کے ماننے والے اکثر اکثریت میں ہوں۔ صرف اس لئے حق پر نہیں سمجھی جا سکتی۔ اس کو اپنے حق پر ہونے کے لئے کوئی ایسا ثبوت دینا پڑے گا۔ جو تمام مختلف فرقوں کے لئے قابل قبول ہو۔ اور فرقوں کی موجودہ بوقلمونی کے پیش نظر صرف الہام ہی ایسا ثبوت ہو سکتا ہے۔ جو جناب امین احسن اصلاحی کے نزدیک اب ناممکن ہے۔

ایسی صورت میں سوائے اس کے کہ حکومت ایسا دستور بنائے جو اسلام کے وسیع ترین اصولوں کے مطابق اور سب فرقوں کی سند قبولیت سے بنایا جائے اور کیا ہو سکتا ہے۔ ایسے ملک میں جس میں بہت سے فرقے ہوں۔ خواہ ان میں سے بعض کتنے ہی چھوٹے کیوں نہ ہوں۔ حکومت کو یہ حق نہیں ہے۔ کہ وہ کوئی ایسا دستور بنائے۔ جس سے ان تمام چھوٹے بڑے فرقوں میں سے کوئی ایک بھی اسلام سے باہر سمجھ کر اقلیت قرار دیا جائے۔ اگر حکومت کوئی ایسا

(باقی دیکھیں صہ ۸ کالم ۲ پر)

نجران کے عیسائی اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

(از ممتاز نصرانی صاحب. ادیب فاضل لنگر مخدوم)

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نجران کے عیسائیوں کو خط لکھ کر دعوتِ اسلام دی تھی. وہ اس خط کو وصول کر کے عجب ضغطہ میں پڑ گئے. انہیں یہ نہیں سوجھتا تھا. کہ اس خط کا کیا جواب دینا چاہیئے. آخر انہوں نے اپنے مشیر اعظم سرحبیل بن وداعہ کو وہ خط دکھا کر رائے طلب کی کہ اس کے جواب میں کیا کارروائی کرنی چاہیئے؟

سرحبیل نے وہ خط اول سے آخر تک بغور مطالعہ کیا. اور بڑی سوچ بچار کے بعد کہا:۔

"صاحبان اتنی بات تو ہم سب کو معلوم ہے. کہ خدا نے ابراہیمؑ کے ساتھ اسماعیلؑ کی نسل سے نبوت کے اجراء کا وعدہ کر رکھا ہے۔ اس لئے ممکن ہو سکتا ہے. کہ اسی وعدہ کے ایفاء کے لئے خدا نے اس شخص کو بھی نبی بنا کر بھیج دیا ہو۔ لیکن یہ ایک مذہبی معاملہ ہے۔ اس کے متعلق میں کوئی ذمہ دارانہ رائے پیش نہیں کر سکتا."

اہل نجران کے مذہبی نمائندہ نے ایک اور شخص عبداللہ بن شرحبیل کو وہ خط دے کر اس کے متعلق رائے طلب کی۔ عبداللہ نے خط پڑھ کر اسقف کے ہاتھ میں تھما دیا۔ اور جواب میں کہا۔ "یہ ایک مذہبی معاملہ ہے۔ میں اس کے متعلق وثوق کے ساتھ کچھ بھی نہیں کہہ سکتا۔"

اب اسقف نے ایک تیسرے شخص جبار بن قیس کو بلا کر یہی بات پوچھی۔ اس شخص نے بھی کوئی نئی بات بیان نہ کی۔ وہی اپنے پہلے ساتھیوں کا سا جواب دے کر خط اسقف کے حوالے کر دیا۔

اسقف نے یہ حالت دیکھ کر علاقہ نجران کی تہتر[73] بستیوں کے تمام عیسائی باشندوں کا ایک بڑا اجتماع بلایا۔ اور اس اجتماع کے سامنے یہ معاملہ پیش کر کے رائے طلب کی۔ بڑی سوچ بچار کے بعد یہ طے پایا کہ "شرحبیل۔ عبداللہ اور جبار کا وفد نبی کریمؐ کی خدمت میں روانہ کیا جائے۔ اور یہ لوگ اپنی آنکھوں سے تمام حالات دیکھ کر ہمارے پاس آ کر بیان کریں۔" یہ فیصلہ ہو جانے کے بعد یہ تینوں عیسائی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے مدینہ روانہ ہو گئے۔ اور وہاں پہنچنے پر چند روز حضورؐ کی خدمت میں رہ کر حضرت عیسیٰؑ کی شخصیت کے متعلق گفتگو کرتے رہے۔ انہی ایام کی گفتگو کے دوران میں یہ آیات مقدسہ نازل ہوئیں۔

ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون الحق من ربک فلا تکن من الممترین۔ فمن حاجک من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا و ابناءکم و نساءنا و نساءکم و انفسنا و انفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین (آل عمران ع ۶)

یعنی عیسیٰؑ کی مثال خدا تعالےٰ کے نزدیک آدمؑ کی سی ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس کو مٹی سے بنایا۔ پھر فرمایا۔ زندہ ہو جا۔ اور وہ زندہ انسان بن گیا۔ سچائی تیرے پروردگار کے پاس ہے۔ اور اب تم اس جھگڑے کو (ناحق) طول دینے والوں سے نہ بنو۔ اور اگر کوئی بات کو بڑھانے کی کوشش کرے۔ تو اس سے کہہ دو۔ ہم اپنی اولاد کو بلاتے ہیں۔ اور تم اپنی اولاد کو بلا لو۔ اور اس طرح ہماری عورتیں اور تمہاری عورتیں ہم خود بھی اور تم خود بھی جمع ہو جائیں۔ اور رب قدیر کو فیصلہ کے لئے پکاریں. (اس نیت سے کہ) جھوٹے پر خدا تعالےٰ کی لعنت پڑے"۔

ان آیات کے نازل ہونے پر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے امام حسنؓ اور امام حسینؓ اور سیدۃ النساء فاطمہؓ کو بلا لیا۔ جو پس پردہ رہیں. اور بعض روایات کے مطابق حضرت علیؓ کو بھی بلایا۔ یہ بات دیکھ کر عیسائی نمائندگان شش و پنج میں پڑ گئے۔ اور آپس کی صلاح سے یہ طے کیا. کہ اس شخص کے متعلق کوئی قطعی فیصلہ ہم نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اگر یہ شخص بادشاہ ہے۔ تو اس کے ساتھ مباہلہ کرنا دنیوی لحاظ سے خطرناک [illegible] ہے۔ اور اگر یہ نبی ہے۔ تو ہم خدائی لعنت کی مار سے محفوظ نہ رہ سکیں گے۔ اس لئے بہتر یہ ہے. کہ جزیہ کی ادائیگی کی شرط قبول کر کے واپس چلے جائیں۔" چنانچہ جب انہوں نے اپنی اس رائے کا اظہار حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں کیا۔ تو حضورؐ نے ان پر جزیہ مقرر کر دیا۔ اور ایک معاہدہ مغیرہؓ صحابی سے لکھوا کر اور اس پر ابوسفیان بن حرب غیلان بن عمرو مالک عوف۔ اقرع بن حابس کی شہادت ثبت کرا کر ان کے حوالے کر دیا۔ اس معاہدے کی عبارت یہ تھی۔

لنجران جوار اللہ وذمۃ محمد النبیؐ علی انفسہم وملتہم وارضہم واموالہم وغائبہم وشاہدہم وعشیرتہم وتبعہم وان لا یغیروا لما کانوا علیہ ولا یغیر حق من حقوقہم ولا ملتہم ولا یغیر کلما تحت ایدیہم من قلیل او کثیر۔ ولیس علیہم ریبۃ ولا دم جاہلیۃ ولا یحشرون ولا یعشرون ولا یطاء ارضہم الجیش الخ

"نجران والوں کو خدا اور محمد رسول اللہ کی حفاظت حاصل ہو گی۔ جان۔ مذہب۔ زمین اور جائداد کے متعلق جو حاضر ہیں یا غائب ہیں اور اتباع کرنے والے ہیں ان کی حالت اور حقوق میں کسی قسم کی تبدیلی نہ کی جائے اور ان کی تمام کم و بیش مقبوضہ اشیاء میں کسی قسم کا [illegible] نہ کیا جائے گا اور سابقہ الزامات اور قتل کی پاداش میں ان کا مواخذہ نہ کیا جائے گا۔ ان سے بیگار نہ لی جائے گی یہ لوگ وہ یکی دینے سے بری ہوں گے اور ان کے علاقہ سے فوج نہ گزرے گی"۔

یہ فرمان لے کر یہ لوگ نجران کی طرف رخصت ہو گئے۔ جہاں ان کی قوم ان کا بے صبری سے انتظار کر رہی تھی۔ بہت سے لوگ اسقف سمیت دور تک ان کی راہ پر نکل آئے تھے۔ اور یہیں یہ لوگ ایک دوسرے سے ملے تھے جب وفد نے وہ معاہدہ اسقف کے حوالے کیا۔ تو وہ چلتے چلتے ہی اس کو پڑھنے لگا۔ اس کا ایک رشتہ دار بشر اونٹنی پہ سوار ہو کر ساتھ ساتھ اس معاہدہ کے مفہوم پہ غور کرتا ہوا چل رہا تھا۔ اسی انہماک میں وہ اونٹنی پہ سے گر پڑا اور اس کے منہ سے کوئی ناگوار کلمہ نکل گیا۔ اس ناگوار کلمہ کو سن پہ اسقف ناراض ہوا۔ اور کہا۔ "نادان جس شخص کی تو بے ادبی کر رہا ہے وہ ایک سچا نبی ہے" یہ سنتے ہی بشر نے اپنی اونٹنی کا رخ پیچھے کی طرف پھیر دیا اور یہ کہہ کر اونٹنی کو بھگا لیا۔ کہ اگر وہ سچا نبی ہے تو میں اپنی اونٹنی کا پالان اسی کے پاس جا کر اتاروں گا۔"

یہ دیکھ کر اسقف نے بھی اپنی اونٹنی اس کے تعاقب میں ڈال دی اور اسے زور زور سے پکار کر ٹھہرانے کی کوشش کی۔ لیکن اس نے اسقف کی آواز پہ کان نہ دھرا۔ بلکہ اسقف اس کی واپسی سے مایوس ہو کر لوٹ آیا۔

مدینہ پہنچ کر وہ خدمت نبوی میں رہا۔ اور اسی حال میں درجۂ شہادت بھی حاصل کیا!

جب بشر کے دوسرے تمام ساتھی نجران میں واپس آئے تو یہاں فرمان نبوی کی شہرت کا ڈنکا بج گیا۔ اسی سلسلہ میں ایک گرجا کے برج کے بالائی حصہ میں کئی سال سے رہنے والے راہب نے بشر کے بھاگ کر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلے جانے کی داستان سنی تو اس نے غل مچا دیا "لوگو مجھے جلدی اتارو۔ ورنہ میں نیچے چھلانگ لگا دوں گا اور میری جان ضائع ہو جائے گی"

آخر جب یہ راہب نیچے اترا۔ تو بہت سے تحائف لے کر یہ بھی حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلا گیا۔ جن میں ایک چادر ایک پیالہ اور عصا بھی شامل تھا۔ یہ چادر خلفائے عباسیہ کے عہد تک محفوظ رہی تھی۔

اس کے بعد گرجا کا امام اسقف ابوالحارث قسطنطنیہ کا رومی بادشاہ جو اپنے زمانے کا عیسائی مجتہد بھی تھا۔ ایہم نامی علاقہ کا جج۔ عبدالمسیح گورنر بمع دیگر ہمراہیوں کے جن میں بڑے بڑے عیسائی سردار بھی شامل تھے۔ یہ لوگ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ اس موقعہ پہ ان لوگوں نے بھی مسجد میں اپنے طریقے کی عبادت کر لینے کی اجازت چاہی تو حضورؐ نے کمال فیاضی کے ساتھ (نہیں) اجازت دے دی جس پہ انہوں نے مشرق کی طرف منہ کر کے عبادت کر لی۔

عہدہ داران مجالس انصار اللہ کی چندہ تحریک جدید کے لئے جدوجہد

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جو حال ہی میں چندہ تحریک جدید کے لئے تحریک فرمائی تھی اس پہ لبیک کہنا یوں تو جماعت کے ہر ایک طبقہ پہ نہایت ضروری ہے۔ لیکن بلحاظ تنظیم جو حضور نے مجالس انصار۔ خدام۔ لجنہ اماء اللہ مقرر فرمائی ہوئی ہیں ان سب کا اپنی اپنی تنظیم کے ماتحت حضور کی ہر ایک تحریک کو عملی جامہ پہنانا ان مجالس کے عہدہ داران کا ضروری فرض ہے جس طرح کہ مرکز ربوہ میں خدام و انصار اپنے اپنے طبقہ میں مقامی جماعت کے عہدہ داران کے ساتھ اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ بیرونی مجالس انصار اللہ کے عہدہ داران کو بھی تاکید کرتا ہوں کہ وہ طبقہ انصار میں اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے عہدہ داران مقامی کے ساتھ پوری طرح جدوجہد کریں۔ یعنی تحریک جدید کے متعلق جو حضور نے تازہ خطبات ارشاد فرمائے ہیں انصار کو اچھی طرح ذہن نشین کرائے جائیں۔ اور پھر اس میں ہر ایک انصار کو بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے لئے ترغیب و تحریص دلائیں۔ آپ کی مساعی کا یہ نتیجہ ہو کہ کوئی انصار اس مبارک تحریک میں حصہ لینے میں پیچھے نہ رہے۔ اگر کسی نے پہلے حصہ نہ لیا ہو تو اب اسے ترغیب و تحریص دلائی جائے اسی طرح جن انصار کے ذمہ گذشتہ سالوں کے چندہ تحریک جدید کے بقائے ہوں ان کے وصول کرانے کی بھی پوری طرح کوشش کی جائے۔ زعماء و عہدہ داران انصار سے میں توقع کروں گا کہ وہ اس تحریک کو کامیاب بنانے میں عہدہ داران جماعت مقامی کے ہاتھ بٹائیں گے۔

تحریک جدید کے مخلص عہدہ داران انصار جو کوشش کریں اس کی رپورٹ مجھے باقاعدہ بھجوائی جائے تا ان کیلئے حضرت امیر المومنین کے حضور دعا کی تحریک کی جائے۔

(قائد انصار اللہ مرکزیہ)

"یہ عجیب بات ہے کہ ہمارا شکار (مسلمان) خود ہمیں شکار کرنے آرہا ہے"

ہالینڈ کے عیسائی اخبارات میں احمدیہ مشن کا چرچا

(از مکرم غلام احمد صاحب بشیر انچارج ہالینڈ مشن)

کچھ عرصہ ہوا ہم نے مسیح کی صلیبی موت کے متعلق ایک چھوٹا سا رسالہ شائع کیا تھا جو کہ مختلف عیسائی پادریوں اور اخباروں کو بھیجا گیا۔ ہم نے اس رسالہ میں بائبل کی رو سے ثابت کیا ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے بلکہ بیہوشی کی حالت میں انہیں صلیب سے اتارا گیا۔ اس کے بعد وہ مختلف ممالک میں سے ہوتے ہوئے کشمیر پہنچے۔ جہاں بنی اسرائیل کے بعض قبائل آباد تھے انہیں اپنی تبلیغ کرتے رہے اور آخر اسی سرزمین میں اپنی زندگی کے دن گذارنے کے بعد مدفون ہوئے۔ ان کی قبر اس وقت تک محفوظ ہے اور وہ نہایت تکریم کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ آخر میں ہم نے تمام عیسائیوں کو اس کا جواب لکھنے کی دعوت دی ہے۔ اس وقت تک صرف ایک دوست نے ان دلائل کا جواب دینے کی کوشش کی ہے مگر نہایت مختصر یہ جواب دراصل کوئی جواب نہیں کہلا سکتا۔ محض انہوں نے اپنے دعویٰ کو دوبارہ پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ جواب ہیگ کے ایک رسالہ "تیموتھیئس" میں چھپا ہے۔ ...... اس کی ایک طرف لندن مسجد کا نہایت ہی شاندار فوٹو دیا ہے۔ یہ مقالہ ڈاکٹر جے۔ ایم۔ ایس۔ بالیون نے لکھا ہے ہم اس کا ترجمہ ناظرین الفضل کی دلچسپی کیلئے درج ذیل کرتے ہیں چنانچہ ڈاکٹر موصوف لکھتے ہیں:-

"حال ہی میں احمدیہ مسلم مشن ہالینڈ کی طرف سے ایک تبلیغی رسالہ "ہم عیسائیت کو کس طرح دیکھتے ہیں" کے عنوان کے ماتحت شائع ہوا ہے۔ اس مشن نے ہمارے ملک میں اس وجہ سے شہرت حاصل کر لی ہے کہ کچھ عرصہ ہوا ہالینڈ کے بڑے بڑے اخباروں میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ اس مشن کے ذریعہ ہالینڈ کی سب سے بڑی مسجد تعمیر کی جائے گی۔ جماعت احمدیہ جس کی ابتدا ہندوستان میں ہوئی اسلام میں ایک فرقہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ جماعت اپنے بعض انوکھے عقائد کے علاوہ اپنے اندر بعض خاص خصوصیات رکھتی ہے یعنی یہ جماعت امریکہ اور یورپ میں خاص طور پر منظم مشن چلا رہی ہے جو کہ اسلام میں کبھی بھی نہیں ہوا اور یہ اسلام کیلئے ایک نئی بات ہے (کیونکہ ہر مسلمان مبلغ ہے اور اسلام تاجروں اور عام آدمیوں کے ذریعہ پھیلا جو کہ اپنی روزی کی تلاش میں مختلف ممالک میں سے ہوتے ہوئے گذرے اور اب بھی اسی طرح پھیل رہا ہے جس سے عیسائیت بھی سبق حاصل کر سکتی ہے)۔

اس رسالہ میں عیسائیوں کو اس امر کا قائل کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ مسیح کی صلیبی موت انسانوں کی نجات کے لئے ضروری نہ تھی اور نہ ہی ایسی موت وقوع پذیر ہوئی۔ یسوع کو صلیب تو ضرور دیا گیا تھا۔ (عام مسلمان اسے نہیں مانتے) مگر وہ صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے۔ خدا تعالیٰ نے انہیں اس موت سے بچا لیا۔ نیز احمدیوں کا خیال ہے کہ مسیح صلیب سے نجات پانے کے بعد کشمیر کی طرف چلے گئے جہاں اور لوگوں کو پیغام حق پہنچانے کے بعد طبعی طور پر فوت ہوئے۔

دنیا کی نجات کیلئے مسیح کی صلیبی موت کی عدم ضرورت کے ثبوت میں سب سے بڑی دلیل یہ پیش کی گئی ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کسی انسان کو بخشنا چاہے تو بلا معاوضہ بخش سکتا ہے۔ ہم عیسائی اس کا یہ جواب دیتے ہیں کہ یقیناً یہ امر انسان کیلئے قابل فہم ہے کہ خدا قادر مطلق ہونے کی وجہ سے گناہوں کو معاف کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ مگر ہمارا خیال مسیح کی موت کے ساتھ درجہ یقین تک پہنچ گیا ہے کہ خدا تعالیٰ صرف معاف ہی نہیں کر سکتا بلکہ معاف کرنا چاہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عیسائیت میں خدا تعالیٰ کی گنہگاروں کیلئے محبت پر بہت زیادہ زور دیا جاتا ہے۔

یسعیاہ $\frac{53}{1\text{-}10}$ کے متعلق یہ مسلمان کہتا ہے کہ اس جگہ صرف یہ بیان کیا گیا ہے کہ مسیح تکلیف برداشت کریں گے لیکن یہ نہیں کہ وہ مریں گے۔ لیکن انہوں نے دیانت سے کام نہیں لیا۔ کیونکہ انہوں نے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے کہ گویا انہوں نے نمبر چار سے دس تک کی ساری آیات درج کی ہیں۔ لیکن حقیقت میں آیت نمبر ۹ و ۱۰ چھوڑ دی ہیں۔ جہاں یہ لکھا ہوا ہے "وہ ہمارے گناہوں کی خاطر مارا گیا"۔

ایک بہت بڑی دلیل مسیح کے صلیب پر فوت نہ ہونے کے ثبوت میں یہ پیش کی گئی ہے کہ تین سے چھ گھنٹے کا عرصہ جو کہ مسیح صلیب پر لٹکے رہے ان کی موت کا متقضی نہیں ہو سکتا۔ یہ وقت بہت کم تھا۔

بھلا بشیر صاحب کو یہ کیسے علم ہوا؟ مسیح تو صلیب سے پہلے ہی تھک کر چور ہو چکے تھے حتیٰ کہ وہ لکڑی کی صلیب بھی نہ اٹھا سکتے تھے۔ نیز تمام انجیل نویس لکھتے ہیں کہ مسیح نے صلیب پر جان دیدی۔ یہ بھی اناجیل میں مرقوم ہے کہ مسیح کی ہڈیاں اس وجہ سے نہ توڑی گئی تھیں کیونکہ مسیح پہلے ہی فوت ہو چکے تھے۔ مگر بشیر صاحب کہتے ہیں کہ نہیں (گویا وہ یوحنا انجیل نویس سے زیادہ جانتے ہیں) ہڈیاں نہ توڑنے کی وجہ یہ نہیں تھی بلکہ اس کی وجہ یہ تھی کہ پیلاطوس مسیح کا طرفدار تھا اس وجہ سے انہوں نے حکم دیدیا ہوگا کہ مسیح سے ایسا سلوک نہ کیا جائے۔ نیز مسیح اس موقعہ پر بیہوش ہو گئے تھے اور لوگوں نے خیال کیا کہ وہ فوت ہو گئے ہیں۔ مندرجہ بالا دلیل اور بھی عجیب معلوم ہوتی ہے۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ نکدیمس نے آخر بعد میں کیا کیا۔ وہ مسیح کے صلیبی زخموں کا علاج کرنے آئے تھے۔ دلیل یہ کہ وہ حکیم تھے (ہمیں یہ کیسے علم ہوا کہ اس کے متعلق کچھ بھی بیان نہیں کیا گیا) اور مر وغیرہ جو وہ لائے تھے وہ جڑی بوٹیاں تھیں ہم اب اس جگہ اپنی بحث کو ختم کرتے ہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ بشیر صاحب مسیح کے کفارہ کے طور پر مرنے پہ ناراض ہوتے ہیں محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے بھی (نعوذ باللہ) اس سے ٹھوکر کھائی۔ طبعی انسان اس کی سخت مخالفت کرتا ہے۔ ہمیں اپنے اعمال کے ذریعہ اپنی نجات کی راہ دیکھنا چاہیے نہ کہ اپنے گناہوں اور خدا کے سامنے سرکشی کی معافی مسیح کی صلیبی موت میں ...ڈھونڈنا چاہیے۔ ہمیں اس بات کا اقرار کرنا چاہیے کہ ہم کامل نیکی نہیں کر سکتے۔ لیکن محض خدا تعالیٰ کی محبت جس کا ظہور یسوع مسیح میں ہوا ہی ہماری برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل کر سکتی ہے۔

اسلام اور عیسائیت کے درمیان سب سے بڑا فرق گناہ اور گناہوں کی معافی کے عقیدہ میں ہے اور احمدیہ مسلم مشن نے اس رسالہ کے ذریعہ سیدھی اسی پہ انگلی رکھی ہے۔" (ڈاکٹر بالیون)

آخر میں فاضل نامہ نگار نے جو منطق استعمال کی ہے اسے سمجھنا انہی کا کام ہے۔ بہرحال معلوم ہوتا ہے وہ دلائل کی کثرت کی وجہ سے گھبرا گئے ہیں جس کی وجہ سے انہوں نے ایسی گول مول باتیں قلم کر دی ہیں۔

اس مقالہ کے جواب میں ہم نے پھر اپنے رسالہ الاسلام میں ان کا آرٹیکل بمع جواب درج کیا ہے۔ ہم نے اس کا جواب تفصیل کے ساتھ دینے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ کیونکہ جو شخص بھی ان کے اس جواب کو پڑھے گا اسے خود بخود معلوم ہو جائے گا کہ ڈاکٹر صاحب نے صحیح اور سیدھا جواب نہیں دیا۔ ہم نے اپنے رسالہ میں یسعیاہ $\frac{53}{}$ پر مفصل بحث کی ہے۔ اور اس کی ساری آیات درج کی ہیں۔ وہ آیت بھی جس کا مقالہ نگار نے ذکر کیا ہے کہ ہم نے اپنے رسالہ میں چھوڑ دی ہیں معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اچھی طرح اس حصہ کو نہیں پڑھا تھا۔ نیز عجیب بات یہ ہے کہ آیت کے جو الفاظ انہوں نے لکھے ہیں وہ ہمیں کسی کتاب سے نہیں ملتے جس کا پھر ان سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان لوگوں کو سمجھ عطا فرمائے تا یہ دین حق کو قبول کر سکیں۔

کچھ عرصہ ہوا ...... ہالینڈ کے ایک مشہور اخبار Nieuw Rotterdamsche Courant میں جو کہ ہالینڈ میں ایک پایہ کا اخبار سمجھا جاتا ہے۔ ایک آرٹیکل شائع ہوا جس میں ہمارے مشن کا تفصیل کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے اسی مقالہ کا ترجمہ بھی ہدیہ ناظرین الفضل کیا جاتا ہے۔ لکھتے ہیں:-

"یہ اگرچہ عجیب مگر سبق آموز ہے اپنے آپ کو ایک دفعہ ان "بے دین" لوگوں کی جگہ دیکھنا جن کی طرف ہمارے مشنری جاتے ہیں ہم یہ خیال کرنے کے عادی ہیں اور اسے ایک عام فہم بات سمجھتے ہیں کہ یہودی۔ ہندو۔ مسلمان اور دیگر مذاہب کے متبعین کو عیسائی بنانا ضروری ہے۔ اس لئے ہمیں دوسرے مذہب کی مشنری کوششوں کا نقطہ بنتے ہوئے تکلیف محسوس ہوتی ہے تاہم ان اجنبی مذاہب کے نقطہ نظر کو مدنظر رکھتے ہوئے عیسائی اسی طرح "لامذہب" ہیں جس طرح کہ ہماری نظر میں وہ۔

بھلا اسلام کو عیسائی ملک میں اپنے مشن کھولنے کا حق کیوں نہیں پہنچتا تاکہ ابھی تک تاریکی میں ٹھوکریں کھانے والوں کو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی خوشخبری دی جائے۔ ان باتوں پہ غور کرتے ہوئے ہم احمدیہ مسلم مشن کی ایک میٹنگ میں ان کی دعوت میں شریک ہونے کے لئے گئے جو کہ ایمسٹرڈم "کرسنا پولسکی ہوٹل" میں منعقد ہوئی تھی وہاں ہم اکیلے ہی نہیں بلکہ پچاس کے قریب اور مرد و زن بھی نئے مبلغین مسٹر غلام احمد صاحب بشیر اور ابوبکر صاحب ایوب کی تقاریر سننے کے لئے جمع ہوئے ہوئے تھے جو کہ مسٹر قدرت اللہ حافظ کے پاکستان روانہ ہو جانے کے بعد ہالینڈ میں مشن جاری رکھنے کیلئے آئے ہیں۔

دعوت نامہ کے شروع میں اللہ کے نام کے ساتھ "In naam van Allah" کے الفاظ لکھے ہوئے تھے دروازہ میں داخل ہوتے ہی ہمیں ایک اشتہار دیا گیا جو کہ گرجا میں جانے والوں کے نام لکھا ہوا تھا۔ اس میں لکھا ہوا تھا کہ "یہ تثلیث کا عقیدہ نہ تو بائیبل سے ثابت ہوتا ہے اور نہ ہی عقل اس کی تصدیق کرتی ہے" اس کے آخر میں مندرجہ ذیل الفاظ میں متوجہ کیا ہوا ہے کہ:

"یہ عقیدہ خدا تعالیٰ کو پسند نہیں ہے"۔ اے لوگو! خدائے واحد کی طرف رجوع کرو اور اسی کی عبادت کرو جس کی مسیح بھی عبادت کرتے تھے تاکہ فلاح پاؤ"۔ ان الفاظ پہ اشتہار ختم ہوتا ہے۔

اسلام میں مسیح کی کسر شان نہیں کی جاتی ...... ڈچ زبان کی مشکلات کے باوجود واضح طور پہ اس امر کا اظہار کیا (حضرت) محمدؐ کی

بہت بڑی خوبی ہے۔ کہ وہ دوسرے انبیاء کو بھی مانتے ہیں۔ اور اس طرح تمام مذاہب کے اندر اتحاد پیدا کرنے کا موجب بنتے ہیں۔ برخلاف دوسرے مذاہب کے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دوسرے مذاہب کی تنگ ظرفی کا حل پیش کیا ہے۔ وحدت و اتحاد اسلامی کو مغرب کی سائنس کے مقابلہ ہی پیش کرتے ہوئے کہا گیا۔" اگرچہ مشرق صنعت و سائنس میں مغرب سے پیچھے ہے۔ مگر اندرونی طور پر پارہ پارہ بھی نہیں ہے۔ اسلام کوئی عام تعلیم نہیں ہے، بلکہ وہ اندرونی اور روحانی طاقتوں کے بلا اختلاف مجموعہ کا نام ہے۔ ہم نے "تلاوت قرآن مجید" بھی سنی۔ جو ہمیں مشرقی مذہبی موسیقی سے ملتی جلتی معلوم ہوتی تھی۔ سب سے زیادہ دلچسپی کا باعث ہمارے لئے اس امر کو معلوم کرنا تھا۔ کہ مختلف حاضرین کن مقاصد کو لے کر اس جلسہ میں آتے ہیں۔ ہم انہیں دیکھ کر یہ نہیں کہہ سکتے تھے۔ کہ وہ کسی خاص جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ بوڑھے نوجوانوں کے کندھے سے کندھا ملا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ بعض مضافات سے بھی آئے ہوئے تھے۔ اور بعض ان میں سے کافی ذہین اور تعلیم یافتہ معلوم ہوتے تھے۔ بعض مزدور طبقہ کے لوگ بھی وہاں موجود تھے۔ ہمارا خیال تھا۔ کہ انڈونیشین کے مہاجرین کثرت سے آئے ہوئے ہوں گے۔ مگر سوائے شاذ کے کوئی نظر نہ پڑا۔

اس فرقہ کے نزدیک جن کی نمائندگی یہ مبلغین کر رہے ہیں۔ (حضرت) محمدؐ کے بعد حضرت احمد علیہ السلام کے وجود باجود میں ایک اور نبی کا ظہور ہوا ہے۔ جس کے متبعین کی کثرت پاکستان میں پائی جاتی ہے۔ اس نبی نے ۱۸۸۹ء میں خدا تعالے سے حضرت محمد (مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور قرآن کی صداقت کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنے کے لئے وحی پائی۔ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو وہ اس دنیا سے چل بسے۔ ان کی طرف احمدیہ مسلم اپنے آپ کو منسوب کرتے ہیں۔ جن کا مرکز ہالینڈ کے شہر "Den Haag" ہیگ ہی ہے۔ جہاں کہ انہوں نے مسجد کے لئے پہلے ہی زمین خریدی ہوئی ہے۔ اور جہاں سے وہ روٹرڈم، اوترخت اور ایمسٹرڈم وغیرہ میں جلسوں کے لئے جاتے ہیں۔"

"Nieuwe Ratterdamse Courant 6th oct 1951"

آخر میں میں اپنے احباب کرام و بزرگانِ عظام کی خدمت میں پھر درخواست کرتا ہوں کہ از راہِ کرم دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے ایسے لوگوں کو بھی دین کی روشنی عطا فرمائے۔ جو علم کی دنیا میں اپنے ہوتے ہوئے ایسے لایعنی عقائد رکھتے ہیں۔ جن کا بودا ہونا ہر عقلمند پر ظاہر ہے۔ ہمیں افسوس آتا ہے ایسے لوگوں کو دیکھ کر کہ سائنس کی دنیا میں یہ لوگ اپنے عقل و فکر کو استعمال نہیں کرتے اللہ تعالےٰ سب کو ہدایت دے آمین۔

قرآن مجید مستشرقین کی نظر میں

(از سید احمد حسین صاحب مولوی فاضل)

ڈاکٹر پادری لوئڈان لکھتے ہیں۔

"جدید علمی انکشافات میں یا اعلیٰ علمی مسائل میں جن کو ہم نے اپنے علم کے زور سے حل کیا ہے یا ہنوز تحقیق طلب ہیں۔ کوئی ایسی بات نہیں جو تعلیمات قرآنی کے مخالف ہو ہم عیسائیوں نے عیسائیت کو علم و سائنس کے ہم آہنگ و ہم نشیں بنانے میں اب تک جتنی کوششیں کی ہیں۔ اسلام اور قرآن میں یہ سب پہلے ہی سے موجود ہے۔ اور پوری طرح سے موجود ہے۔" (دستور الارتقاء صفحہ)

گیٹے جو مشہور جرمن فاضل ہے۔ جس کے متعلق علمائے یورپ کی رائے ہے۔ کہ وہ ان چند افراد میں سے ہے۔ جو ارسطو کے بعد تمام موجود الوقت علوم میں یکتا ہوئے ہیں قرآن کریم کی خصوصیت سے متاثر ہو کر لکھتا ہے

"قرآن کریم کی عبارت پہلے پہل پڑھنے والے کو ذرا بے جوڑ اور بے ربط معلوم ہوتی ہے لیکن جونہی کہ وہ اسے اصرار کے ساتھ پڑھتا اور اس پر غور کرتا ہے۔ تو وہ ہمیشہ دور کھینچتی ہے۔ یعنی زیادہ اعلیٰ معلوم ہوتی ہے اور اپنے پڑھنے والے کو مسخر بلکہ مسحور کر دیتی ہے اور بالآخر وہ پڑھنے والا قرآن کے محیر العقول انداز بیان اور معجزانہ حسن و تنظیم میں بالکل گم ہو جاتا ہے"

مسٹر مارگولیتھ ترجمہ قرآن مصنفہ راڈویل کے دیباچہ میں لکھتا ہے۔

"قرآن شریف کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اس نے ایک نئی علمی اور فلسفیانہ تحریک کی بنا ڈالی جس نے قرون وسطیٰ اور نصاریٰ کے اعلیٰ سے اعلیٰ مہذب ترین دماغوں پر زبردست اثر ڈالا"

فرنچ عالم موسیو کاستن کار لکھتا ہے

"ہمیں معلوم ہے کہ اس عاقلانہ مذہب کے قانون (قرآن) میں وہ تمام فوائد اور نصائح موجود ہیں۔ جن سے زمانہ حال کا تمدن بنا ہے اور جو گویا اسلام ہی کے امتزاج عناصر کا نتیجہ ہے۔ اس حیرت انگیز سائنٹفک مذہب نے دین کی عمرانی ترقی کے لئے ہر قسم کے بنیادی مسائل وہ ذرائع یورپ کو بہم پہنچائے ہیں"۔

ڈین استنلی مشرقی کلیسا کے صفحہ ۲۷۹ میں لکھتا ہے۔ کہ

"مسیحیت پر انجیل کے قانون نے اس قدر گہرا اثر پیدا نہیں کیا۔ جس قدر قرآن کے ضابطے نے اثر کیا ہے۔ قرآن کی زبان عربی کی فصیح ترین زبان سمجھی جاتی ہے۔ اس کی اخلاقی تعلیم بالکل خالص ہے اور جو شخص اس پر پورے طور پر عامل ہو۔ نیک زندگی بسر کر سکتا ہے۔" (دیا لولیز انسائیکلو پیڈیا صفحہ ۳۸ جلد ۶)

ڈاکٹر موڈل نے ایک تقریر کے دوران میں کہا۔ کہ "اسلام طاقت پر مبنی ہے۔ وہ اپنی جلد (قرآن) میں پارلیمنٹ۔ قانون جھوق عظمت سب چیزوں کو جمع رکھتا ہے۔ یہ ایک عظیم الشان کتاب ہی نہیں ہے۔ بلکہ یہ نہایت شاندار اجتماعی قانون بھی ہے یہ سخت غلطی ہوگی اگر اہل نظر اس کی طاقت کا اعتراف نہ کریں۔ اس نے اپنے پیروی کرنے والوں کے جھنڈوں کو فلک تک پہنچا دیا اور افریقہ کے وحشیوں میں تمدن کی روح پھونک دی۔ اور اپنی پاکیزہ تعلیمات اور اعلیٰ احکام کا ان کو ایسا خوگر بنایا ہے کہ ان کی ہمسایہ قومیں جو مسلمان نہیں کسی طرح ان کے ہمرنگ نظر نہیں آتیں"

فرانس کا مشہور مستشرق ڈاکٹر موریس اپنے ایک مضمون میں قرآن حکیم کی یوں تعریف کرتا ہے

"قرآن مجید کو اگر کوئی منقبت ہو سکتی ہے جس میں کسی طرح کا نقص نہ نکل سکتا ہو۔ تو وہ اس کی فصاحت و بلاغت ہے وہ عظیم الشان فضیلت جس پر تین سو ملین (تین کروڑ) انسان فخر کر رہے ہیں وہ یہی ہے کہ مقاصد کی خوبی اور مطالب کی خوش اسلوبی کے اعتبار سے یہ کتاب تمام آسمانی کتابوں پر فائق ہے۔ بلکہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ قدرت کی ازلی عنایت نے انسان کے لئے جو کتابیں تیار کی ہیں ان سب میں یہ بہترین کتاب ہے۔"

موسیو سیڈ یو فرانسیسی اپنی کتاب تاریخ عرب میں قرآن مجید کی فضیلت کا اعتراف ان لفظوں میں کرتا ہے۔

"انبیائے سابقین پر جو کچھ نازل ہوا ہے۔ قرآن بالکل اس کے مطابق ہے اس سے قرآن مجید کی فضیلت کی طرف عقلاء کی رہنمائی ہو گی۔ کیونکہ قرآن میں وہ سب باتیں موجود ہیں۔ جو انبیائے سابقین کو دی گئی تھیں۔"

درخواست دعا

میں خود بیمار ہوں۔ اور کئی مشکلات میں گھرا ہوا ہوں۔ نیز میری بچی بھی سخت بیمار ہے۔ اور حالت تشویشناک ہے۔ اپنے علاج و دیگر مشکلات کے حل کے سلسلہ لاہور آیا ہوں۔ احباب دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار میرولی شہزادہ دیہاتی مبلغ حال لاہور)

قائدین اور زعما کرام کی توجہ کے لئے

سالانہ اجتماع ۱۹۵۰ء کے موقعہ پر تمام مجالس نے اپنے نمائندگان کے ذریعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مجلس خدام الاحمدیہ کے دفتر کی تعمیر کے لئے ۵۰۰۰ روپے کی پیشکش کی تھی جس کے لئے یہ وعدہ بھی کیا تھا۔ کہ ہم ایک سال کے اندر اندر یہ رقم پوری کر دیں گے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ ۱۹۵۱ء کے سالانہ اجتماع تک اس رقم کا دسواں حصہ بھی پورا نہیں ہوا۔ اور اب بھی وصولی کی رفتار بہت ہی کم ہے۔ اس لئے قائدین اور زعماء کرام کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ اپنے ذمہ کی رقم جلد از جلد پوری کر کے دفتر کو بھجوا دیں۔ تاکہ دفتر جلد از جلد تعمیر کیا جا سکے۔ احباب جلسہ پر آنے والے ہیں۔ اس لئے کوشش کر کے جلسہ پر ہی تمام رقوم لیتے آئیں۔ یا بھجوا دیں۔ دفتر مرکزیہ جلسہ گاہ کے قریب ہی بنائے جانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ (نائب مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

انسپکٹروں کی ضرورت ہے

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو دو مخلص اور محنتی نوجوانوں کی فوری طور پر ضرورت ہے۔ جو بیرونی مجالس میں بطور انسپکٹر دورہ کرنے کی اہلیت رکھتے ہوں۔ درخواستیں عہدیداران مقامی کی تصدیق کے ہمراہ ۲۱/۱۲/۵۱ تک مرکز میں پہنچ جانی چاہئیں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) اہلیہ چودھری مظفر علی صاحب چوبرجی کوارٹر لاہور چند مہینوں سے کمزوری محسوس کر رہی ہیں۔ جس سے دل پر اثر پڑ رہا ہے۔ نیز گر پڑنے سے چوٹیں آنے کی وجہ سے کمزوری بڑھ گئی ہے۔ (۲) مرزا برکت علی صاحب اسلامیہ پارک لاہور جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی ہیں۔ بیمار چلے آ رہے ہیں۔ (۳) حبیب اللہ خاں صاحب راولپنڈی کی زوجہ محترمہ ایک عرصہ سے بعارضہ ٹی۔بی سخت بیمار ہیں۔ (۴) ظفر اللہ خاں صاحب راولپنڈی بیمار چلے آتے ہیں۔ (۵) ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب مدرس کڑیال باغانوالہ چک ۱۹ بہت سی مشکلات میں گھرے ہوئے ہیں۔ (۶) محمد حسین خاں صاحب ضلعدار شریف آباد ڈاکخانہ چک ۹۶/۱۸۰ براستہ ہڑپہ کی اہلیہ تین ماہ سے سخت بیمار ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

قرآن مجید کے ترجمہ کا نصاب چار آنہ ماہوار پر حاصل کریں:۔ "دفتر لیسرنا القرآن ربوہ"

نارتھ ویسٹرن ریلوے

لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے مزدوری اور مسالہ کی شرحوں کے بارے میں شیڈول نرخوں پر سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔

افسر مندرجہ ذیل اس ٹنڈر کو دو بجے دوپہر تک وصول کریں گے یہ ٹنڈر مخصوص فارم پر بھیجے جائیں۔ جو اس دفتر سے بحساب ایک روپیہ فی فارم ۲۰ دسمبر ۱۹۵۱ء کے بارہ بجے دوپہر تک حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ یہ ٹنڈر اسی روز تین بجے سہ پہر سب حاضرین کے سامنے کھولے جائیں گے۔

نمبر شمار	کام	کام کی تخمینی لاگت	زر بیعانہ جو ڈویژنل پے ماسٹر این۔ ڈبلیو۔ آر۔ لاہور کے نام جمع کرانا ہوگا
۱	بمقام لاہور لوکو شیڈ میں رننگ اسٹاف کے لئے دھوبی گھاٹ اور غسلخانوں کی تعمیر	دس ہزار روپیہ	۳۰۰ روپیہ

مفصل شرائط وضوابط ہر حاضری والے دن مندرجہ ذیل افسر کے دفتر میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

اعلان نکاح

میرے لڑکے عزیزم محمود احمد سلمہ کا نکاح عزیزہ رشیدہ بیگم سلمہا دختر مولوی فضل کریم صاحب مرحوم کے ساتھ پانچسو روپیہ مہر پر ۲۰ نومبر ۱۹۵۱ء کو مولوی شیر محمد صاحب دیہاتی مبلغ نے بر دکان مولوی فضل کریم صاحب مری روڈ راولپنڈی پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے آمین

(محمد صدیق میانی ضلع سرگودھا)

"ہم ثواب و ہم خرما"

دوران جلسہ سالانہ ۲۴ دسمبر تا ۳۱ دسمبر جو دوست سٹیشن سے مختلف فرودگاہوں تک اجرتاً سامان اٹھا کر استفادہ حاصل کرنا چاہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مقامی پریذیڈنٹ صاحبان کی تصدیق کے ساتھ اپنی اپنی درخواستیں ناظم استقبال جلسہ سالانہ کے پاس ۲۰-۱۲-۵۱ سے قبل بھجوائیں۔

(ناظم استقبال جلسہ سالانہ)

مژدہ

اینٹیں ریزرو کروانے والے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بفضل تعالیٰ مطابق وعدہ واعلان الفضل زیر عنوان "خوشخبری" مشتہرہ بتاریخ ۲۷-۱۱-۵۱ گیارہ دسمبر سے پختہ اینٹیں تقسیم کرنی شروع کر دی گئی ہیں۔ بذریعہ خطوط احباب کو ان کی باری کے متعلق اطلاع کی جا رہی ہے۔ مہربانی فرما کر اپنی اپنی مقررہ باری پر اینٹیں اپنے اپنے الاٹ شدہ قطعات میں ڈھلوا لیں

(ناظم جائداد)

درخواست ہائے دعا

(۱) میری نانی اماں جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحابیہ ہیں ربوہ میں بیمار ہیں۔ احباب اُن کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (حکیم عبد القدیر کاغانی سید مٹھا بازار لاہور)

(۲) مکرم ملک عبد الحفیظ صاحب اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر بعض محکمانہ مشکلات میں مبتلا ہیں ان کی مشکلات کے حل کیلئے دعا۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ٹینڈر نوٹس!

(۱) مندرجہ ذیل کاموں کے لئے ذیل میں دستخط کنندہ کو شیڈول آف نرخوں پر سربمہر ٹنڈر بارہ بجے دوپہر تک درکار ہیں۔ یہ ٹنڈر مقررہ فارم پر ہوں۔ یہ فارم اس دفتر سے ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے ۲۰ دسمبر ۱۹۵۱ء کے روز ساڑھے بارہ بجے تک دستیاب ہو سکتے ہیں۔ اور اسی روز عوام کے روبرو کھولے جائیں گے۔

نمبر	کام کا نام	کام کی تخمینہ لاگت بمعہ ٹنڈر کے فیصدی کے	زر بیعانہ جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ڈویژنل پے ماسٹر کے ہاں جمع کرانا ہوگا
الف	وزیر آباد میں پاور ہاؤس تبدیلیاں اور اضافہ	۳۰،۰۰۰ روپے	۲۰۰۰ روپے
ب	جڑانوالہ میں پولیس سٹیشن کی تعمیر کرنی	۱۲،۰۰۰ روپے	۵۰۰ روپے

(۲) وہ ٹھیکیدار جن کے نام مستند لسٹ میں درج نہیں ہیں۔ وہ ۱۵ دسمبر سے قبل اپنے نام اس لسٹ میں درج کرا لیں اور اپنی مالی حالت کی پختگی اور کاروباری تجربہ کی اسناد پیش کریں۔

(۳) مکمل تفصیلات اور شرائط ذیل میں دستخط کنندہ کے دفتر میں کسی کاروباری روز دیکھے جا سکتے ہیں

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ

لاہور

(۶۷—R—۵۱)

آپکی قیمت اخبار دسمبر ۱۹۵۱ء میں ختم ہے

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر جلد ارسال فرمائیں۔ کہ اخبار باقاعدہ ارسال خدمت ہو سکے۔ جن احباب کی قیمت اخبار ۳۱ دسمبر ۱۹۵۱ء کو ختم ہو رہی ہے۔ اگر اُن کی طرف سے قیمت دسمبر کے اندر اندر موصول نہ ہوگی۔ اُن کی خدمت میں اخبار روانہ نہیں ہو سکے گا۔

کئی احباب جلسہ سالانہ کے موقعہ پر رقم ادا کرنے کا وعدہ فرما لیتے ہیں — جلسہ کے موقعہ پر اگر انہوں نے رقم ادا نہ کی۔ اور دفتر میں رقم وصول نہ ہوئی۔ تو پرچہ نہ پہنچنے کی شکایت درست نہ سمجھی جائے گی

ہمارے مشتہرین سے استفسار کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیں

کراچی میں جلسہ سیرت النبیؐ میں مختلف مذاہب کے نمائندوں کی طرف سے رسول کریمؐ کو نذرانۂ عقیدت

شرپسند عناصر کی طرف سے جلسہ میں گڑبڑ پیدا کرنے کی ناپاک کوشش

جماعت احمدیہ کراچی کے زیر اہتمام جلسۂ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر ایس سی چٹوپادھیا لیڈر حزب مخالف پاکستان پارلیمنٹ نے فرمایا "مسلمانوں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پرامن تعلیم پر کاربند ہونا چاہیئے" آپ نے جلسہ میں شورش بپا کرنے کی کوشش کرنے والوں پر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے کہا "اگر مسلمانوں کی اکثریت والے فرقے اقلیت والے فرقوں سے اسی قسم کا سلوک کریں۔ تو غیر مسلم اقلیتیں کس طرح ان سے اچھے برتاؤ کی توقع رکھ سکتی ہیں"۔

کراچی ۷ر دسمبر۔ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ جماعت احمدیہ کراچی کے زیر اہتمام بمقام جہانگیر پارک زیر صدارت عالیجناب نواب معین نواز جنگ بہادر سابق وزیر مالیات حیدرآباد دکن بعد نماز مغرب منعقد ہوا۔ صاحب صدر نے اپنی افتتاحی تقریر میں جلسہ کی غرض وغایت بیان فرماتے ہوئے فرمایا۔ کہ انہیں خوشی ہے۔ کہ اس جلسہ میں اظہار عقیدت کے لئے نہ صرف مسلمان بلکہ ہندو عیسائی۔ پارسی سب شامل ہیں۔ اور گو یہ جلسہ جماعت احمدیہ کی طرف سے منعقد کیا گیا ہے۔ لیکن انہوں نے ایک اہلسنت والجماعت کو اس جلسہ کا صدر مقرر کر کے اپنی نیک نیتی اور اخوت کی نہایت اعلیٰ مثال پیش کی ہے۔ جس کے لئے وہ قابل مبارکباد ہے۔

ازاں بعد صاحب صدر نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے واقعات سے ثابت کیا۔ کہ حضور علیہ السلام بنی نوع انسان کے لئے رحمت تھے اور اس ضمن میں آپ نے دلائل سے اس الزام کی تردید کی۔ کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا ہے۔ اور بتایا کہ وہ دفاعی جنگیں تھیں۔ جو مجبوراً لڑنی پڑیں۔ ورنہ اسلام کی تعلیم لا اکراہ فی الدین پر مبنی ہے۔ ایمان زبان کے اقرار اور دل کی تصدیق سے تعلق رکھتا ہے۔ اور یہ امر ظاہر ہے۔ کہ جبر اور زور سے کسی کے دل کو مسلمان نہیں بنایا جا سکتا۔

آپ کے بعد محترم جناب چودھری عبداللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور امن عامہ کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے نہایت وضاحت سے حضور علیہ السلام کی تعلیم اور ان احکامات کو تفصیلاً پیش کیا۔ جن پر کاربند ہونے سے افراد میں ملکوں میں اور بین الاقوامی جھگڑوں میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ آپ نے خادم و آقا۔ حاکم و محکوم رعایا اور بادشاہ وغیرہ کے باہمی تعلقات پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مبارک اور اسوۂ حسنہ کی متعدد مثالیں پیش کیں۔ اور بتایا کہ جب تک دنیا اس تعلیم کو اختیار نہ کریگی۔ امن قائم ہونا ناممکن ہے۔ آپ کی تقریر ختم ہونے کے بعد شرارت پسند احراری عنصر نے بے موقع اور بے محل غیر متعلقہ سوالات شروع کئے۔ اور اسی طرح جلسہ کو درہم برہم کرنے کی ناپاک کوشش کی۔ آپ نے ان کے جواب میں فرمایا۔ کہ ان سوالات کے جواب دینے کا یہ موقع نہیں ہے۔ آپ لوگ الگ وقت طے کریں اور میرے پاس تشریف لے آئیں تو میں آپ کو جواب دونگا۔ لیکن ان لوگوں کا مقصد سوائے شرارت کے اور کچھ نہ تھا۔ پولیس نے پہلے تو انہیں سمجھانے کی کوشش کی۔ لیکن جب اس کا کچھ اثر نہ ہوا۔ تو اس نے انہیں پکڑ کر جلسہ سے باہر نکال دیا۔ اس کے بعد جلسہ نہایت امن اور سکون کے ساتھ دو گھنٹے تک جاری رہا۔ اور پھر کسی کو بولنے یا شرارت کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔

مسٹر ایس۔ سی چٹوپادھیا لیڈر حزب مخالف پاکستان پارلیمنٹ نے انگریزی میں تقریر کرتے ہوئے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی عقیدت کا اظہار کیا

آپ نے فرمایا کہ مسلمانوں کو حضرت رسول کریمؐ کی پرامن تعلیم پر کاربند ہو کر ایک پر امن قوم بننا چاہیئے آپ نے شورش کرنے والوں کی حرکات پر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر مسلمانوں کی اکثریت والے فرقے اقلیت والے فرقوں سے اسی قسم کا سلوک روا رکھ سکتے ہیں۔ تو پھر دوسری غیر مسلم اقلیتیں ان سے کس طرح اچھے برتاؤ کی توقع رکھ سکتی ہیں؟

آخر میں آپ نے احمدیہ جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ کہ اس نے مختلف مذاہب کے نمائندوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے امن اور اتحاد کے لئے سچی کوشش کی ہے۔

آپ کے بعد جناب سید بشیر احمد صاحب ایل۔ ایل۔ بی ایڈووکیٹ نے تقریر شروع کی۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے سخت ندامت ہے۔ اور انتہائی افسوس ہے۔ کہ بعض مسلمان کہلانے والوں نے اس جلسہ میں شور و شر برپا کر کے جلسہ کو درہم برہم کرنا چاہا۔ آپ نے شورش برپا کرنے والوں کی انتہائی مذمت کی اور فرمایا۔ کہ

میں ان لوگوں سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ کیا پاکستان اس لئے بنا ہے۔ کہ اکثریت والے فرقے کم تعداد والوں کو کچل دیں اور پیس دیں کیا ان لوگوں کو یہ احساس نہیں کہ جب یہ خبریں غیر ممالک کے لوگ پڑھینگے تو ان پر یہ اثر ہوگا۔ کہ پاکستان کے مسلمان مذہب کے لحاظ سے حد درجہ تنگ دل اور پست نظر ہیں۔؟ جب اس جلسہ میں حضرت رسول کریم کی سیرت بیان ہو رہی تھی۔ اس کے سوائے اور کچھ نہ تھا۔ تو پھر ان بیہودہ حرکات کا کیا مطلب ہے؟

اس کے بعد آپ نے قرون اولیٰ کے مہاجرین و انصار کی محبت اور اخوت کے واقعات بیان کرتے ہوئے مہاجرین کے مسئلہ پر روشنی ڈالی۔ اور فرمایا کہ اگر ہم ان کے نقش قدم پر چلیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ آج ہم اس مسئلہ کو آسانی سے طے نہ کر سکیں۔ کیپٹن عبدالاحد صاحب نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک جامع حدیث پیش کر کے اس کی تفسیر بیان فرمائی۔ جس سے حضورؐ کی سیرت طیبہ پر نہایت موثر پیرایہ میں روشنی پڑتی تھی۔ مسٹر نوشیروان جی مہتہ پارسی لیڈر نے اردو میں تقریر کرتے ہوئے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنے اخلاص اور عقیدت کا اظہار کیا۔ مسٹر آئی ڈی براسر عیسائی نمائندے نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ وسیلوں کے ذریعہ اپنے کام کرتا ہے۔ اور حضرت رسول کریمؐ بھی یقیناً ایک وسیلہ تھے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے کھڑے ہوئے تھے آج دنیا میں کروڑوں ان کے متبعین موجود ہیں۔ یہ ان کی صداقت کی واضح دلیل ہے۔

آخر میں مولوی عبدالمالک خانصاحب مولوی فاضل نے آیت ثم دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ کی لطیف تفسیر بیان فرماتے ہوئے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پیش کیا اور بتایا کہ آپ کی اتباع کے بغیر کوئی ایسا راستہ نہیں جو انسان کو اللہ تعالیٰ تک پہنچا سکے اور اس کا مقرب بنا سکے۔ آپ نے احمدیہ جماعت کی طرف سے صاحب صدر مقررین اور جملہ حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

صدر محترم نے اختتامی تقریر میں فرمایا کہ گو مجھے کسی کی نیک نیتی میں شبہ نہیں لیکن بعض لوگوں نے جو یہاں بے معنی دخل اندازی کر کے اختلافی مسائل کے بارہ میں سوالات کر کے جلسہ کو درہم برہم کرنا چاہا مجھے ان پر سخت افسوس ہے۔ کیونکہ آج کا جلسہ صرف حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان کرنے کے لئے منعقد کیا گیا تھا۔ نہ کہ مناظرے اور مباحثے کا اکھاڑہ بنانے کیلئے ان مسائل کا اس جلسہ کے موضوع سے کوئی تعلق نہیں تھا ایسی غیر متعلقہ بحث کو سیرت کے جلسہ میں چھیڑنا نہایت ناپسندیدہ اور نہایت نامناسب حرکت تھی جس سے ہمارے دوستوں کو احتراز کرنا چاہیئے تھا۔ الحمد للہ کہ جلسہ بخیر و خوبی ۸½ بجے شب ختم ہوا۔ ہم اس موقعہ پر ذمہ دار حکام اور پولیس کے اعلیٰ انتظام کیلئے بے حد مشکور ہیں۔ جنہوں نے نہایت وسیع اور اعلیٰ پیمانہ پر جلسہ کی حفاظت کا پوری طرح سے مکمل انتظام کیا ہوا تھا اور خود پولیس کے کئی افسر شروع سے آخیر تک جلسہ میں موجود رہے

چونکہ افسران پولیس کو ایسی رپورٹیں پہنچ چکی تھیں کہ بعض مفسد اور شرارت پسند احراری جلسہ میں گڑبڑ پیدا کرنا چاہتے ہیں اور دوسری طرف حکام کے پاس ان مفسدین کے وفود بھی پہنچ چکے تھے کہ احمدیوں کو یہ جلسہ منعقد کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔ اس لئے حکام نے حفاظت کا اور ان مفسدین کی سرکوبی کا پوری طرح سے انتظام کیا ہوا تھا جس کیلئے وہ قابل مبارکباد ہیں۔

(سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی)